كلمة الحرمين

مرزائیت اور قادیانیت

ہمارے نزدیک مرزائیت، قادیانیت اور پرویزیت کی صداقت یا حقانیت پر ثبوت یا دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔ ان کی تکفیر کیلئے خلیفة الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد اور اس کا قتل، جریدہ عالم پر ثبت ایک ایسا نقش ہے جو کما حقہ فی الحجر ہے۔

پوہلی، پیازی، سنڈی، وائرس، جراثیم کے خلاف کیا کیا مہمات نہ چلائی جاتی ہیں۔ بوٹی مار زہر کا سپرے کیا جاتا ہے مگر یہ اشیائے خبیثہ اگلی فصل اگنے سے پہلے پہلے پوری قوت کے ساتھ نمودار ہو کر کھیتی پر قبضہ کر لیتی ہیں۔ اینٹی بائٹک کے استعمال سے مچھر، مکھی اور جراثیم مرتے تو ہیں مگر اپنی بقا کیلئے، ہاتھ پاؤں مارتے ہیں اور اینٹی بائٹک کی مزاحمت کرتے ہیں یہاں تک کہ پنسلین ان پر بے اثر ہوگئی۔ اب بات ویلوسیف تک چلی گئی مگر جراثیم پھر بھی موجود ہیں۔ یہ قانون قدرت ہے کہ ہر خبیث بیج اپنی بقا کی جنگ لڑتا ہے اور یہ جنگ جیتنے کیلئے اپنی مزاحمتی اور مدافعاتی طاقت بڑھاتا ہے۔ سو مرزائیت ہمیشہ کیلئے اپنی بقا کی جنگ، مثل جراثیم، جاری رکھے گی اور مسلمان اس پر ضربات لگاتے رہیں گے۔ دلیل یہ نہیں کہ عاطف آرمیاں سے استعفیٰ لے لیا گیا بلکہ یہ ہے کہ وہ اقتصادی مشاورتی کونسل میں شامل کیسے ہوا؟ کس کا انتخاب تھا؟؟ کس نے اسے اس فورم تک پہنچایا تھا؟؟؟ اس سے پہلے بھی یہی ہوا کہ انتخابی حلف کو بدلا گیا۔ عوامی دباؤ کی وجہ سے متعلقہ وزیر کو مستعفی ہونا پڑا مگر یہ رازِ سربستہ نہ تھا کہ اس ناپاک جسارت کا محرک کون تھا؟ اس کیس کی پیروی کرنا نہایت مرتدی ہے۔

ہمارے لیے اصل مسئلہ یہ ہے اور وزیر اطلاعات پر ہمارا یہ قرض ہے کہ وہ یہ ساری تفصیلات سامنے لائیں۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو کوئی مولوی نہ تھے مگر قدرتِ حق سبحانہ کے کیا کہنے۔ وہ کس سے کیا کام لیتا ہے۔ علمائے حق، اسی دین، مرزائے قادیان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے جس دن اس محافظ خانہ کے اس دفتری نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ دجل کیا تھا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ نے اس کا خوب خوب تعاقب کیا اور مباہلہ امرتسر میں اسے شکست دی مگر جیسا کہ ہم نے پیچھا کیا، سرکارِ انگلشیہ کا یہ

وفادار، جرم نابکار کی طرح مرتو گیا مگر ظفر اللہ خان اور حکیم نورالدین نے اس کی گدی پر اپنی خلافت کا تخت سجایا اور مرزائیت کو بڑھایا۔ بہرحال جناب بھٹو نے علمائے اسلام کی مرزائیت کے خلاف زبردست تحریک کے نتیجہ میں آئین پاکستان میں ایک مستقل ترمیم کے ذریعے مرزائیت کا قلع قمع کر دیا مگر استیصال ابھی باقی ہے۔

مرزائی کافر تو ہمیشہ سے تھے مگر مملکتِ اسلام پاکستان میں آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانا، ان کیلئے ایک قیامت سے کم نہ تھا۔ اب ان کی مشکل یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ مرزائی بھی رہیں اور مسلمان بھی کہلائیں۔ پاکستان میں رہیں اور آئین پاکستان کو بھی نہ مانیں۔ یہ حقیقت کھلا راز ہے کہ مرزائی ایک دولت مند، نہایت منظم اور بااثر کمیونٹی ہیں ''الکفر کله ملة واحدة'' کے مصداق ان کی پشت پر پورا کفر ہے۔ علماء کرام کو تو انہوں نے قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھ کر بتا دیا تھا کہ قائداعظم مسلمان نہ تھے۔ ظفر اللہ خان نے اس موقع پر یوں کہا تھا: ''یا تو مجھے مسلمان پاکستان کا کافر باشندہ سمجھ لو یا کافر پاکستان کا مسلمان باشندہ!'' مرزائی یہ جواب دیں کہ پہل انہوں نے کی یا ہم نے؟ ہم انہیں یہ موقع ہرگز نہ دیں گے کہ وہ بیک وقت مرزائی اور مسلمان کہلائیں۔ ظفر اللہ خان کے پہلے آپشن کے مطابق ہم مرزائیوں کو مسلمان پاکستان کا کافر باشندہ تسلیم کرتے ہیں۔ مرزائی یہ جان لیں کہ پاکستان کی بنیاد ''لا اله الا الله محمد رسول الله'' پر ہے۔ سیدنا و مولانا محمد ﷺ، صرف نبوت کے ہی خاتم نہیں ہیں بلکہ نبیوں کے خاتم بھی ہیں۔ آپ کی نبوت تا قیامت قائم دائم ہے۔ اس لیے انہیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اس وضاحت کے بعد وہ خاتم النبیین کی جو جو تشریح کرتے ہیں، اس کی کیا علمی حقیقت ہے۔ وہ بڑی مکاری سے سادہ لوح مسلمانوں کو، جو ہماری ہیئت حاکمہ میں موجود ہیں، یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ وہ حضور اقدس ﷺ کو خاتم النبیین ہی تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارے اعلیٰ سرکاری حکام، چونکہ ان باریکیوں پر عبور نہیں رکھتے ہیں، اس لیے وہ ان کو معصوم اور مظلوم مان لیتے ہیں۔ ہم یہ ضرور چاہیں گے کہ ناموسِ رسالت محمد یہ ﷺ کے تحفظ کے قانون کا غلط استعمال ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ جنرل باجوہ کی ترقی روکنے میں سوشل میڈیا پر جو مہم چلائی گئی اس میں اسی حساس قانون کا استعمال ہوا مگر وزیراعظم نے اپنے ذاتی ذرائع سے معلومات حاصل کیں اور بالتحقیق، مرزائیت سے ان کا کوئی تعلق ثابت نہ ہونے پر انہیں، آرمی چیف بنایا۔ کیا موجودہ وزیراعظم بھی تحقیق کریں گے کہ عاطف میاں کے پیچھے وہ کون سے لوگ تھے جنہوں نے اس فورم تک پہنچایا تھا۔